۹۱واں باب

سیرت کی تعمیر کے عناصر

۸۹: سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل [۱۷ – ۱۵: سُبْحَانَ الَّذِیْٓ] جاری

۱۸۹ مومنانہ سیرت کے عناصر

۱: نمازیں، خصوصاً رات کی نماز	۹: فضول خرچی سے بچنا	۱۷: رضائے الٰہی کی طلب
۲: لغویات پر وقار سے گزرنا	۱۰: اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا	۱۸: انفاق فی سبیل اللہ
۳: تزکیہ کرنا	۱۱: قتل نہ کرو	۱۹: برائی کے جواب میں نیکی کرنا
۴: زنا نہ کرو	۱۲: جھوٹ کی گواہی نہ دینا	۲۰: والدین کے حقوق کی ادائیگی
۵: پابندی عہد	۱۳: نصیحت کے لیے کان کھلے رکھنا	۲۱: قتل اولاد نہ کرنا
۶: کبر وغرور سے اکڑ کر چلنا	۱۴: اہلِ خانہ کی فکر	۲۲: مالِ یتیم کو نہ کھانا
۷: دوزخ سے پناہ چاہنا	۱۵: رشتہ داروں کے حقوق	۲۳: تجارت میں دھوکہ دہی نہ کرو
۸: جاہلوں سے کلام نہ کرو	۱۶: خشیت اور حسابِ آخرت کا خوف رکھنا	۲۴: بے جا تجسس نہ کرنا

۱۹۴ اگر اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود بنایا تو ٹھکانا جہنم ہوگا

۹۱ واں باب

سیرت کی تعمیر کے عناصر

اللہ نے اپنے بندوں پر کردار میں بارہ امور کو لازم کیا ہے

یہاں سے گفتگو کا ایک نیا باب شروع ہوتا ہے، مکی زندگی میں جس ترتیب سے تعمیرِ سیرت کا کام ہوا، وہ سیرت النبی ﷺ کا ایک اہم موضوع ہے کہ آنے والے ایک ہمہ گیر دینی، سیاسی، تمدنی اور

معاشی انقلاب کے لیے کس طرح کا انسان [human resource] تیار کیے گئے.اس خام مال کو کندن بنانے کے لیے قرآن مجید نے پہلے ہی روز سے رہ نُمائی شروع کردی تھی، جس کے جواہر پارے مکی دور کے قرآن میں تاروں بھری رات میں روشن وتاباں آسمان کی مانند پھیلے ہوئے ہیں،ان کا ایک جائزہ مکی دور کے اختتام پر لیا جاسکتا ہے، جو یہ بیان کرسکے کہ وہ کیا عوامل و عناصر تھے جنھوں نے گلہ بانوں کو جہاں بانی سکھادی تھی۔

ایک خالص مسلم کی تیاری کے لیے اب تک نازل ہونے والے قرآن مجید میں تین جگہ اسے موضوع بنا کر گفتگو کی گئی ہے۔[۶۴] سب سے پہلے نبوت کے پانچویں برس [آٹھ سال قبل] سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن میں بتایا گیا کہ کون سے مؤمنین کام یاب ہوتے ہیں[قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ]۔پھر اُس کے دو سال بعد ساتویں برس میں سُوْرَةُ الْفُرْقَان میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں[عِبَادُ الرَّحْمٰنِ] کو اسلام کی صداقت و حقانیت کی دلیل کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ تیسری مرتبہ سالِ گزشتہ یعنی بارھویں برس سُوْرَةُ الرَّعْد میں اِن کو عقل و دانش والے[أُولُوا الْأَلْبَابِ] کہہ کر مطلوبہ اوصاف بیان کیے گئے۔اب جب کہ ہم تیرھویں برس سے گزر رہے ہیں زیرِ مطالعہ سُوْرَةُ بَنِيٓ إِسْرَآئِيل میں چوتھی مرتبہ اور مکہ میں آخری مرتبہ اہلِ ایمان کو اپنے اندر اوصافِ کریمہ کو گنوا کر، یاد دہانی نہیں بلکہ اُن کو پرورش کرنے کا حکم دیا جارہا[قَضَى رَبُّكَ] ہے تا کہ مؤمنین بھی جان لیں

---

۶۴ ایک مومن کی سیرت میں مطلوبہ اوصاف کو موضوع بنا کر تو مکے میں چار سورتوں میں گفتگو ہوئی ہے جن کا مجملاً اوپر تذکرہ ہوا ہے، بغیر موضوع بنائے تو متعدد جگہ مکی سورتوں میں جواہر پارے بکھرے ہوئے ہیں۔ جن میں سب سے معروف وہ تنزیل ہے، جو اُس وقت نازل ہوئی جب پانچویں سالِ نبوت میں ظلم و ستم کی چکی چل رہی تھی اور نبیؐ اور مؤمنین دعوت دین میں ہمہ تن مصروف تھے، دعوت و تبلیغ کی حکمتوں کے ذیل میں بیان کیا گیا کہ : وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۳۵﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۶﴾ [سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة] ترجمہ: اور اُس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہو گی جس نے اللہ کی طرف بُلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ اور اے نبیؐ، نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں۔ تم بدی کو اُس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمھارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔ یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر اُن لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں، اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر اُن لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں۔ اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اُکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو، وہ سب کچھ سُنتا اور جانتا ہے۔

کہ یثرب میں تعمیر ہونے والی تاریخ کی رزم گاہ سے سارے عالم کے لیے جو ایک ہمہ گیر دینی، سیاسی، تمدنی اور معاشی انقلاب رونما ہونے جارہا ہے اُس کے سپاہی کیسے ہونے چاہییں اور منکرین بھی جان لیں کہ انسانی عقل کی بنیاد پر تعمیر جاہلی معاشرے اور تمدن میں اور وحی الٰہی کی رہ نُمائی میں تعمیر ہونے والے معاشرے اور تمدن میں کیا فرق ہوتا ہے۔

دورِ نبوت میں آخری مرتبہ تعمیر سیرت کے عناصر کا یک جا تذکرہ مدینہ میں نازل ہونے والی سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت میں آئے گا، جو آپ ﷺ کی وفات سے کچھ ہی پہلے اُتری تھی، اُس کے مطالعے سے معلوم ہو جائے گا کہ مکے میں جو تعمیرِ سیرت کے عناصر تھے وہ نمو پا کر شخصیت میں مزید کیسی افزایش اور نکھار کے طالب ہیں اور ایک جمی جمائی اسلامی سلطنت کو کیسے کارکنان چاہیے ہوتے ہیں۔

زیرِ مطالعہ سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل کی آیاتِ مبارکہ کے مفہوم کا مطالعہ فرمائیں، اس کے اختتام پر ہم ایک مختصر جائزہ لیں گے کہ کس ترتیب سے سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن پھر سُوْرَۃُ الْفُرْقَان اور پھر سُوْرَۃُ الرَّعْد سے ہوتے ہوئے زیرِ مطالعہ سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل تک ہم پہنچے ہیں اور تعمیر سیرت کے لوازم مختلف ادوار میں کس تدریج سے نمو پائے ہیں۔

تیرے رب نے اپنے مومن بندوں پر لازم کیا ہے کہ:

۱۔ شرک نہ کریں گے، وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے۔

۲۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کریں گے، اگر اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں کو اپنے سامنے بُوڑھا پائیں تو اُن کی کسی بات پر اُف تک نہ کہیں گے، نہ انھیں جِھڑکیں گے بلکہ ادب واحترام کے ساتھ بات کریں، نرمی اور عاجزی سے ان کے سامنے جُھک کر رہیں گے، اور دُعا کرتے رہیں گے کہ پروردگار، ان پر اسی طرح رحم فرما، جس طرح انھوں نے ہمیں بچپن میں رحمت وشفقت سے پالا تھا۔ سنو، تمھارا پروردگار تمھاری نیتوں سے خوب واقف ہے، پس اگر تم والدین کے روبرو سعادت مندی دکھاؤ گے تو، [چھوٹے موٹے] قصوروں کا احساس کرکے مطلوب رویّے کی طرف پلٹ آنے والوں [یعنی اولاد] کو اللہ بخشنے والا ہے۔......... مفہوم آیات ۲۳تا۲۵

۳۔ رشتہ دار [اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے حق رکھتے ہیں، اُن] کو اُن کا حق دو اور مسکین

ضرورت مند اور مسافر کو بھی اُن کا حق پہنچاؤ۔

۴. فضُول خرچی نہ کرو، فضُول خرچ شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان تو اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اگر تمھاری معاشی حالت پتلی ہو، اور تم خود اللہ سے فضل کے اُمیدوار و طلب گار ہو اور تمھیں اُن کو جن کا حق واجب ہے، یعنی حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے) منع کیے بنا چارہ نہ ہو تو سخت جواب نہ دینا، نرمی سے اپنی معذرت پیش کرنا۔ مفہوم آیات ۲۶ تا ۲۸
خرچ کرنے میں ایسی کنجوسی نہ دکھاؤ کہ تمھارا ہاتھ گردن سے بندھا رہے [جیب میں جانے ہی نہ پائے] اور نہ ہی وہ اتنا کھلا ہوا ہو کہ کنگلے ہو کر ملامت زدہ اور عاجز فقیر بن جاؤ۔ تیرا رب جس کے لیے چاہتا ہے معیشت کو فراخ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انھیں دیکھ رہا ہے۔ .... مفہوم آیات ۲۹ تا ۳۰

۵. اپنی اولاد کو غربت کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم انھیں بھی رزق دیں گے اور تمھیں بھی۔ بلاشبہ اُن کا قتل ایک جرمِ عظیم ہے۔

۶. نکاح کے دائرے سے باہر، زنا کے قریب تک نہ پھٹکو، یہ کھلی بے حیائی اور نہایت خراب بات ہے۔

۷. قتلِ انسانی کو اللہ نے حرام کیا ہے، ہر گز نہ کرنا، مگر حق [جائز مواقع، اختیار اور قانونی گنجایش] کے ساتھ۔ اور جو آدمی غیر قانونی [مظلوماً] قتل کیا گیا ہو اس کے وارث کو ہم نے قصاص [قتل کے بدلے قاتل کا قتل] کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے، پس اُسے چاہیے کہ وہ [مغلوب الغضب ہو کر] قاتل کو قتل کرنے میں حدود سے نہ گزرے، اُس کی مدد کی گئی ہے .... مفہوم آیات ۳۱ تا ۳۳

۸. چھوٹے یتیم بچوں کے مال میں سے ہر گز کچھ نہ لینا، جب کہ وہ تمھاری نگرانی میں ہوں، مگر جائز اور احسن طریقے سے، یہاں تک کہ بچے عاقل و بالغ ہو جائیں۔

۹. وعدوں کو نباہو، جان لو کہ یقیناً ہر عہد کو پورا کرنے کے بارے میں تم سے آخرت میں سوال ہو گا۔

۱۰. تجارت میں ناپو تو پورا ناپو، اور تولو تو ٹھیک ترازو [اور معیاری اوزان] سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظِ انجام بھی یہی بہتر ہے۔

۱۱. غیر ضروری طور پر اُس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمھیں علم نہ ہو، کیوں کہ آنکھ، کان اور دل سب

ہی سے لیے جانے والے افعال کا حساب ہونا ہے۔

۱۲. زمین پر اکڑ کے نہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو، نہ قد میں پہاڑوں سے بلند ہو سکتے ہو[غرور اور تکبر سے پرہیز کرو اور اس کے تمام مظاہر سے]۔.................... مفہوم آیات ۳۴تا۳۷

اِن احکامات میں سے کسی کی بھی خلاف ورزی [negative side] تیرے رب کے نزدیک بڑی ہی ناپسندیدہ ہے۔.. مفہوم آیت ۳۸

مومنانہ سیرت کے عناصر

اب ذیل میں ہم قرآن میں سیرت کے چاروں موضوعاتی تذکروں کا نزولی ترتیب پر ایک خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن میں پانچ [۵] امور کا تذکرہ ہے، سُوْرَةُ الْفُرْقَان میں بارہ امور کا تذکرہ ہے جن میں سے تین وہی ہیں جو الْمُؤْمِنُوْن میں آچکے ہیں اس طرح نو [۹] نئے اوصاف ہوئے اور یہ کل ۱۴ ہوگئے، اس کے بعد سُوْرَةُ الرَّعْد میں سات [۷] امور کا ذکر ہوا، جن میں سے دو وہ تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا تھا اس طرح سابقہ ۱۴ اوصاف میں مزید پانچ شامل ہوئے اور یہ کل اُنیس [۱۹] ہو گئے۔ آخر میں سُوْرَةُ بَنِیٓ اِسْرَآئِیل میں پھر بارہ [۱۲] امور بیان ہوئے ہیں اُن میں سات [۷] ایسے ہیں جو گزشتہ تین سورتوں میں مذکور ہو چکے ہیں، گویا یہاں پھر پانچ [۵] نئے ہیں، اس طرح سابقہ اُنیس میں یہ پانچ مل کر کل چوبیس [۲۴] ہو گئے۔ یہ تمام ہم اُسی ترتیب سے نقل کر رہے ہیں جیسے جیسے یہ نازل ہوئے ہیں۔ جن حالات میں جس چیز کی ضرورت ہوئی وہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تب نازل فرمائی، پابندیٔ نماز جو بہت اہم تھی وہ شروع ہی سے بیان ہوتی رہی، بعض مشکل امور جب لوگوں میں استعداد پائی گئی بیان ہو گئے، واللہ عزیز حکیم۔

۱: نمازیں، خصوصاً رات کی نماز: الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿الْمُؤْمِنُوْن: ۲﴾ / وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿الْمُؤْمِنُوْن: ۹﴾ ؛ اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہوں، اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔؛ وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿الْفُرْقَان: ۶۴﴾ ؛ جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔؛......وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ....... ﴿الرَّعْد: ۲۲﴾ پابندی وقت کے ساتھ اور خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے اور اُس کے نظام کے قیام کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

۲: لغویات پر سے وقار سے گزرنا: وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿الْمُؤْمِنُوْن: ۳﴾؛ لغویات سے دُور رہتے ہیں۔ ؛ ....وَاِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا كِرَامًا ﴿الْفُرْقَان: ۷۲﴾؛ کسی لغو چیز پر اُن کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔

۳: تزکیہ کرنا: وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ﴿الْمُؤْمِنُوْن: ۴﴾؛ زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں۔

۴: زنا نہ کرو: وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ .... فَمَنِ ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ﴿الْمُؤْمِنُوْن: ۷﴾؛ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے اور اُن عورتوں کے جو ان کی ملک یمین میں ہوں کہ ان پر وہ قابل ملامت نہیں ہیں، البتہ جو اُس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں، ....وَلَا يَزۡنُوۡنَ ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ يَلۡقَ اَثَامًا ﴿الْفُرْقَان: ۶۸﴾؛ نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں .... یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا، قیامت کے روز اُس کو مکرّر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلّت کے ساتھ پڑا رہے گا۔؛ وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيۡلًا ﴿بَنِیْٓ اِسْرَآئِیل: ۳۲﴾؛ زنا کے قریب نہ پھٹکو، وہ بہت بُرا فعل اور بڑا ہی بُرا راستہ ہے۔

۵: پابندی عہد: وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ﴿الْمُؤْمِنُوْن: ۸﴾؛ اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں، ؛.........وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿بَنِیْٓ اِسْرَآئِیل: ۳۴﴾ عہد کی پابندی کرو، بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی؛ الَّذِیۡنَ يُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَلَا يَنۡقُضُوۡنَ الۡمِيۡثَاقَ ﴿الرَّعْد: ۲۰﴾ اللہ کے ساتھ [رسول کے ہاتھ پر] اپنے مضبوط باندھے عہد کو پورا کرتے ہیں۔

۶: کبر و غرور، اکڑ کر چلنا: الَّذِیۡنَ يَمۡشُوۡنَ عَلَى الۡاَرۡضِ هَوۡنًا وَّ........ ﴿الْفُرْقَان: ۶۳﴾؛ رحمٰن کے [اصلی] بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں. ؛ وَلَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿بَنِیْٓ اِسْرَآئِیل: ۳۷﴾؛ زمین میں اکڑ کر نہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو، نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

۷: جاہلوں سے کلام: وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا ﴿الْفُرْقَان: ۶۳﴾؛ اور جاہل ان کے مُنہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔

۸: دوزخ سے پناہ: وَ الَّذِیۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ....اِنَّهَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿الْفُرْقَان: ۶۶﴾؛ جو دُعائیں کرتے ہیں کہ "اے ہمارے رب! جہنّم کے عذاب سے ہم کو بچا

لے، اُس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے، وہ تو بڑا ہی بُرا مستقر اور مقام ہے۔''

۹: فضول خرچی / اسراف و تبذیر: وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ... ﴿الفرقان:۶۷﴾؛ جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بُخل، بلکہ اُن کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔؛...... وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿بنیٓ اسرآئیل:۲۷﴾؛ فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

۱۰: اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ... ﴿الفرقان:۶۸﴾؛ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے ،؛وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ....﴿بنیٓ اسرآئیل:۲۳﴾ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کروگے، مگر صرف اُس کی۔

۱۱: قتل نہ کرو:...... وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ...... ﴿الفرقان:۶۸﴾؛ اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے، اور؛ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ ا........... فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿بنیٓ اسرآئیل:۳۳﴾؛ قتلِ نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے، پس چاہیے کے وہ قتل میں حد سے نہ گزرے، اُس کی مدد کی جائے گی۔

۱۲: جھوٹ کی گواہی نہ دینا: وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ... ﴿الفرقان:۷۲﴾؛ جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے۔

۱۳: نصیحت کے لیے کھلے کان: وَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ﴿الفرقان:۷۳﴾؛ جنھیں اگر اُن کے رب کی آیات سُنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔

۱۴: اہلِ خانہ کی فکر: وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿الفرقان:۷۴﴾ جو دُعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب، ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔

۱۵: رشتہ داروں کے حقوق: وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ...... ﴿الرّعد:۲۱﴾ اللہ نے جن جن روابط اور رشتہ داریوں کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے، انھیں برقرار رکھتے ہیں [قطع تعلق نہیں

کرتے]؛وَ اٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ...... ﴿بَنِیٓ اِسْرَآئیل: ۳﴾ رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔

۱۶: خشیت اور حسابِ آخرت کا خوف:.... وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ الْحِسَابِ﴿الرّعد: ۲۱﴾
اپنے رب کی پکڑ کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان کا کڑا احساب نہ لیا جائے۔

۱۷: ثابت قدمی سے رضائے الٰہی کی طلب: وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ...... ﴿الرّعد: ۲۲﴾
اُن کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر [استقامت کے ساتھ ایمان کی راہ پر مداومت] سے کام لیتے ہیں۔

۱۸: انفاق فی سبیل اللہ: .... وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً......... ﴿الرّعد: ۲۲﴾
ہمارے دیے ہوئے مال و متاع میں سے بر سرِ عام اور چپکے چپکے بھی خرچ کرتے ہیں۔

۱۹: برائی کے جواب میں نیکی کرنا: ..... وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿الرّعد: ۲۲﴾ کسی بھی جانب سے بُرائی کے جواب میں نیکی کر کے برائی کو دفع کرتے ہیں۔

۲۰: والدین کے حقوق کی ادائیگی: .... وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴿بَنِیٓ اِسْرَآئیل: ۲۴﴾ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمھارے پاس اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں بُوڑھے ہو کر رہیں تو اُنھیں اُف تک نہ کہو، نہ اُنھیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو، اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جُھک کر رہو، اور دُعا کیا کرو کہ ”پروردگار، ان پر رحم فرما جس طرح انھوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔“ تمھارا رب خُوب جانتا ہے کہ تمھارے دِلوں میں کیا ہے۔ اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لیے در گزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویّے کی طرف پلٹ آئیں۔

۲۱: قتل اولاد: وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا.... .... ﴿بَنِیٓ اِسْرَآئیل: ۳۱﴾؛ اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم اُنھیں بھی رزق دیں گے اور تمھیں بھی۔ در حقیقت اُن کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔

۲۲: مالِ یتیم: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ....﴿بَنِیٓ اِسۡرَآءِیل ۳۴﴾؛ مالِ یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقے سے، یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائے۔

۲۳: تجارت میں دھوکہ دہی سے پرہیز: وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿بَنِیٓ اِسۡرَآءِیل:۳۵﴾؛ پیمانے سے دو تو پُورا بھر کر دو، اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظِ انجام بھی یہی بہتر ہے۔

۲۴: بے جا تجسس: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿بَنِیٓ اِسۡرَآءِیل:۳۶﴾ ؛ کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمھیں علم نہ ہو، یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے.

یہاں سیرت کا موضوع جو سُوۡرَۃُ بَنِیٓ اِسۡرَآءِیل میں مذکور آیات کے حوالے سے آگیا تھا ختم ہوُا، اب ہم اگلے باب میں دوبارہ سورۃ کا مطالعہ جاری رکھتے ہیں، لیکن مزید گفتگو سے قبل ایک سوال، جو اِن آیات کا مطالعہ کرنے والے فرد کے ذہن میں اُٹھ سکتا ہے کہ آج مسلمانوں کی ساری عددی اکثریت، بڑے پیمانے پر اشاعتِ دین، قرآن کی تفاسیر اور قرأت کے غلغلوں، دینی مدارس کی ہر آن بڑھتی ہوئی تعداد، احیائے دین کی کوششوں، دینی سیاسی محاذ پر ساری دنیا میں نبرد آزما اسلامی تحریکوں کی موجودگی کے باوجود، سیرت کے یہ جواہر یہ سب کچھ کرنے والوں کی زندگیوں میں نظر کیوں نہیں آتے؟

اگر اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود بنایا تو ٹھکانا جہنم ہوگا

مدینہ روانگی سے قبل، جس روانگی کا ابھی رسول اللہ ﷺ تک کو علم نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی اخلاقی تیاری کو گزشتہ آیات میں آخری شکل دی اور پھر اسی بات کا اور اُسی دعوت کا اعادہ جو مخاطبین [مشرکینِ مکہ] کے ساتھ بنائے نزاع ہے، وہی ایک بات بیان کی جارہی ہے جو تمام انبیاء کی سیرتوں اور دعوتوں کا نچوڑ ہے کہ اگر اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود بنایا تو ٹھکانا جہنم ہوگا؛ کہا گیا: ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے تجھ پر وحی کی ہیں۔ اور دیکھ! اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا بیٹھ ورنہ تُو جہنّم میں ڈال دیا جائے گا ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم ہو کے۔

☆☆☆☆☆

پس سنو، کوئی جلد مل جانے والی دنیا [کے مال ومتاع اور عزت وجاہ اور عیش وآرام] کا دیوانہ ہے، اسے ہم یہیں فانی دنیا میں جو کچھ اور جتنا کچھ بھی دینا چاہیں دے دیتے ہیں،، پھر آخرت میں اس کے نصیب میں جہنّم لکھ دیتے ہیں جس کے شعلوں سے خوار اور راندۂ درگاہ ہو کر لپٹے گا۔ اس کے بر خلاف جس کا جینا مرنا آخرت کی کامیابی کے لیے ہوگا اور وہ اس کے لیے دیوانہ ہوگا جیسا کہ حق ہے، آخرت کے لیے دیوانگی کا..... مزید بنیادی شرط یہ ہے کہ ایمانِ خالص ہو، ہر شائبہ شرک سے پاک، تو ایسے ہر شخص کی کوششوں کا وزن اُٹھے گا۔ دنیا کے طالبوں کو بھی اور طالبین آخرت کو بھی، دونوں ہی طرح کے لوگوں کو ہم زندگی کی ضروریات اور سامانِ زینت دیے جا رہے ہیں، یہ تیرے رب کی بخشش ہے، اور تیرے رب کی بخشش پر کسی کا اجارہ نہیں ہے۔ دیکھ لو، انسانوں کے درمیان ہم نے ایک طبقے کو دُوسرے پر [مال و دولت، عزت وجاہ اور وسائل زندگی میں] کیسی برتری دے رکھی ہے [تاکہ سوسائٹی کا نظام چلے اور اللہ انسانوں کو مختلف جگہوں پر آزمائے]۔ آخرت میں تو درجہ بندی اور اُن کے درمیان فضیلت [بہ اعتبار ایمان و عمل] اور بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ پس تو اللہ کی اطاعت و بندگی اور عبادت میں کسی دُوسری ہستی کو شریک نہ کر، ورنہ تو لعنت زدہ اور دھتکارا ہوا ہو کر رہ جائے گا۔ .... مفہوم آیات ۱۸ تا ۲۲